حمیت اور غیرت کے پیمانوں کو جانچنے کے لئے کرتے رہتے ہیں۔ ع مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہیں

مقبوضہ فلسطین تقریباً سو برس کے اندر اندر نوے فیصد سے زائد بے وطن اسرائیلیوں نے طاقت اور دولت کے ذریعے حاصل کرلیا ہے۔ اب یہی بیچارے فلسطینی اپنے ہی وطن میں اجنبی اور مہاجر بن کر رہ گئے ہیں اور اسرائیلی اب اس کے اصل مالک و کرتا دھرتا بن گئے ہیں۔ اگر مسلم امہ اور اس کی قیادت یکجا ہوکر فلسطینیوں کی صف میں کھڑے ہو جاتے تو یہ روزِ سیاہ آج امتِ مسلمہ کو نہ دیکھنا پڑتا اور نہ بیچارے معصوم فلسطینیوں کے لاشوں کے تحفے وقتاً فوقتاً عالم اسلام کو ملتے۔ معلوم نہیں کہ ان بیچارے نہتے' بے گناہ معصوموں کی شبِ غم کی صبح آزادی کب طلوع ہوگی؟ لیکن اگر امتِ مسلمہ خوابِ خرگوش کے مزے لیتی رہی' غلامی کی افیون کھاتی رہی اور اس کی بزدل و مدہوش قیادت پر سکوتِ مرگ کا سناٹا چھایا رہا تو پھر تو صبح قیامت تک ان پر بپا قیامت کی یہ ہولناکیاں قائم و دائم رہیں گی۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

شہر کراچی میں دینی مدارس پر یلغار

دو قومی نظریے کی بنیاد پر حاصل کیا گیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کی موجودہ تکلیف دِہ حالت' طوائف الملوکی' حکومتی اداروں کی ناکامی و بربادی اور بالخصوص امن وامان کی بگڑتی صورتحال نے مل کر وطن عزیز کی ایسی تصویرِ پریشاں بنا کر رکھ دی ہے جسے دیکھ کر شہدائے تحریک پاکستان یقیناً افسردہ و پریشاں ہوں گے۔

ے یہ داغ داغ اُجالا یہ شب گزیدہ سحر وہ انتظار تھا جس کا یہ وہ سحر تو نہیں

یوں تو بدقسمت پاکستان اوائلِ عمر ہی سے امریکی غلامی کے کیمپ میں دھکیل دیا گیا تھا لیکن پھر بھی قدرت کسی نہ کسی طور پر اِسے چلا رہی تھی لیکن بدبخت پرویز مشرف نے نائن الیون کے بعد اِسے دوبارہ ایک ایسی اندھی راہ پر ڈال دیا تھا جس پر بھاگتے بھاگتے پاکستان غلامی سے بھی بدتر درجے پر پہنچ گیا اور پھر زرداری جیسے نااہل شخص نے تو رہی سہی کسر بھی ان پانچ سالوں میں نہ چھوڑی۔ دینی مدارس اور مذہبی جماعتیں و تنظیمیں اس جنگ میں امریکہ' مغرب اور خود حکومتِ پاکستان کا اولین نشانہ ہیں۔ میڈیا کے ذریعے بھی دن رات ان پر الزامات کی بھرمار ہوتی رہی ہے لیکن اب کچھ عرصے سے الزامات سے بڑھ کر عملاً دینی مدارس اور ان کے علماء و مدرسین پر ہاتھ ڈالنا شروع ہوگیا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے استاذ حدیث حضرت مولانا نصیب خانؒ کی شہادت کا واقعہ ابھی تازہ ہی ہے۔ اس کے بعد پاکستان کی عظیم اسلامی علوم کی درسگاہ دارالعلوم کراچی پر رینجرز کا بے وجہ چھاپہ مارنا' پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسفندیار خان صاحب مدظلہ کے مرکز علمی کے تین طالب علموں کو مدرسے کے سامنے شہید کرنا' اس کے ساتھ جامعہ اشرف المدارس پر پولیس

کی یلغار اور پھر خصوصاً حضرت مولانا محمد زرولی خان صاحب مدظلہ کے ''جامعہ احسن العلوم'' کے نصف درجن کے قریب بے گناہ معصوم طلباء کی جامعہ سے باہر سڑک پر شہادت کا دلخراش واقعہ سب کے سامنے ہے۔ یہ پے درپے تمام حکومتی اقدامات کے نتیجے میں ہونے والے سانحات اور واقعات اس بات کی کھل کر نشاندہی کررہے ہیں کہ حکمران اب عالمی ایجنڈے کے راستے میں حائل ان دینی مدارس اور شعائر اللہ کو مٹانے کا مکمل تہیہ کر چکے ہیں۔ (چنانچہ اس صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے وفاق المدارس کے طلب کردہ اجلاس میں ملک بھر کے چیدہ چیدہ علماء کرام اور وفاق المدارس کی تمام قیادت بشمول مہتمم دارالعلوم حقانیہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ' حضرت مولانا انوار الحق صاحب کے اجلاس میں شریک ہوئی اور بعد میں حضرت مولانا زرولی خان صاحب اور دیگر متاثرہ جامعات سے اظہار یکجہتی کیلئے دیگر علماء کرام کے ہمراہ کراچی تشریف لے گئے تاکہ حکومت پر واضح کیا جائے کہ دینی مدارس تنہا نہیں ہیں۔ اس کے ہمراہ ملک کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں اسلام کے ان قلعوں کی پشت پر کھڑے ہیں۔ سفر کراچی کے موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے مدرسہ احسن العلوم کے وسیع جامع مسجد میں علماء اور طلباء سے خطاب کیا اور طلبہ کو اس نازک دور میں ان کے قدرو قیمت اور مقام سے آگاہ کیا۔ مولانا نے اس سفر میں امریکی سزا یافتہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کے گھر جاکر ان کی والدہ اور خاندان سے ملاقات کی اور انہیں ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا) اسی لئے بار بار علماء اور طلباء کو شہید کیا جارہا ہے' حکومت جان بوجھ کر اسے فرقہ وارانہ رنگ بھی دے رہی ہے حالانکہ پاکستان کے تمام دینی مدارس خالصتاً تعلیم وتعلم کے ساتھ مختص ہیں۔ وہ ان تمام فروعی اور مسلکی اختلافات اور سیاسی رسہ کشیوں سے مکمل کنارہ کش ہوکر ایک عظیم مقصد کی خاطر شبانہ روز امت مسلمہ کے نونہالوں کو خدا اور رسول کی مقدس تعلیمات دے رہے ہیں۔ آخر کار اس مظلوم طبقے کو کیوں اس بڑی جنگ میں دھکیلا جارہا ہے؟ اُدھر سے امریکی اور برطانوی سامراج کے پٹھو الطاف حسین نے تو مستقل طور پر دینی مدارس' علماء اور خصوصاً ائمہ مساجد کے خلاف الگ محاذ قائم کیا ہوا ہے اور دن رات مذہبی طبقے کے خلاف اس کی زہر آلود اور تعصب میں ڈوبی ہوئی تقریریں اور فاسد خیالات سننے کو مل رہے ہیں' الطاف حسین اپنی تنظیم کے تمام جرائم کا ملبہ مذہبی طبقے اور مدارس پر پھینکنا چاہتے ہیں' حالانکہ ساری دنیا کو اس حقیقت کا علم ہے کہ ایم کیو ایم اور اے این پی کی لڑائی صرف ذاتی مفادات اور سیاست کی خاطر لڑی جارہی ہے اس میں دینی مدارس کا کوئی کردار نہیں لیکن مغرب اور امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ہمارے حکمران اور سیکولر مغرب زدہ سیاست دان دینی مدارس کو اپنے آقاؤں سے بھی زیادہ گالی دینے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اگر چھاپوں اور شہادتوں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا اور منفی اقدامات اور زہریلے پروپیگنڈے جاری وساری رہے تو اسکے ردعمل کے طور پر جو خوفناک اثرات ونتائج ملک وملت پر مرتب ہوں گے تو اس کا تصور بھی پہلے سے کمزور حکومت وریاست کے بس کی بات نہیں۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا